یہ کتاب ممبران حزب الاحناف کو مفت نذر ہوگی۔ اور دیگر اصحاب کو بقیمت ۲ ر ملسکیگی۔

از حزب الاحناف لاہور — رسالہ نمبر ۲

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان

ترجمہ:- وہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے ہوں گے اور اُسمیں سے نکلیگا قرن شیطان کا (بخاری شریف)

مداعی ومن حل بانجد وعند کا نجد

تحذیر الحنفیہ

عن

عقائد النجدیہ

جسمیں

نجد کے متعلق جغرافیائی تحقیق درج کر کے مسلمانوں بالخصوص ایڈیٹر المحدیث کو گمراہی سے بچایا گیا نیز مولوی حسین احمد صاحب کی (جو علماے دیوبند میں برگزیدہ شخصیت رکھتے ہیں) تحریر متعلق عقائد نجدیہ درج کیگئی تاکہ عوام اُنسے اجتناب کریں اور زمیندار نے جو اُنکے عقائد مشتہر کئے ہیں اُس سے توبہ شائع کرے نیز محترم رہنمایان "زمیندار" کے بعض اقوال بغرض درج کیے ہیں کہ عوام ایسے خیالات سے بچیں خلافت کمیٹی امرتسر کے صدر مولوی محمد داؤد صاحب نے "تحفہ نجد" لکھکر نجدیوں سے رابطہ اتحاد کی کوشش کی ہے مختصر جواب

مطبع کریمی لاہور نزد کوتوالی قدیم میر قدرت اللہ صاحب کے زیر اہتمام حزب الاحناف لاہور کیلئے چھپی

حزب الاحناف لاہور

اس انجمن کو قائم ہوئے ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں۔ لیکن یہ محض تائید ایزدی معلوم ہوتی ہے اور خداوند کریم کو اسکے ناچیز اراکین و معاونین سے اسلام کی اہم خدمات لینی ہیں کہ بغیر کسی اخبار میں اعلان کئے ملک کے ہر گوشہ سے (جیسا کہ تمثیلاً بعض مقامات کے نام اس رسالہ کے آئندہ صفحات میں آئینگے) خطوط پر خطوط آنے شروع ہو گئے اور اسکو ابتدائی طریق کار کو بزرگان قوم و صادق الاعتقاد مسلمانوں نے بڑے تپاک سے "خوش آمدید" کہی ہے۔ گذشتہ ماہ میں جب حضرت حاجی حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدّث علیپوری کے حضور بعض اراکین انجمن حاضر ہوئے تو آپنے بڑے الطاف کریمانہ سے انکے مقاصد کی تائید فرمائی۔ اور اپنے وعظوں میں مسلمانوں کو اسکیطرف خاص توجہ دلائی اور از راہ ذرہ نوازی انجمن کی نقدی سے حوصلہ افزائی فرمائی۔

برادران اسلام! جن ضروریات قومی کو ملحوظ رکھکر یہ کام شروع کیا گیا ہے فی الحال انکا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ البتہ کفر و ضلالت کی آندھیوں نے اسلام کے صراط مستقیم پر جو خار و خس ڈالدیئے ہیں انکو ہٹانیکے لئے سر دست ذیل کے اغراض و مقاصد تجویز کئے گئے ہیں۔ راہ صاف ہو جانے پر اصل مقاصد کا وقت آئیگا

اغراض و مقاصد حزب الاحناف لاہور

(۱) مسلمانوں کو پابندی شریعت کی رغبت دلانا اور رسومات قبیحہ کا سد باب کرنا (۲) مخالفین اسلام بالخصوص معاندین اہل سنت و جماعت کے حملوں کی بذریعہ تقریر و تحریر وغیرہ روک تھام کرنا۔ اور ادیان باطلہ و فرقہ ہائے کاذبہ کا رد کرنا۔ (۳) تمام اہلسنّت کو ایک لڑی میں پرونا اور جماعت کا باقاعدہ نظام قائم کرنا۔ اور انکو صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف متوجہ کرنا۔ (۴) اہلسنت کے ہر قسم کے حقوق کی بقدر امکان حفاظت کرنا۔

شرائط ممبری (۱) انجمن ہذا کا رکن وہی شخص ہو سکیگا جو صحیح العقیدہ اہلسنت (حنفی۔ مالکی۔ حنبلی۔ شافعی) ہو (۲) رکن کو صلاح و سعادت و متانت کی صورت پیش کرنا ہوگی (۳) چندہ ممبری ۱۲ رہا ہوا۔ اور صاحب دل اصحاب جس قدر زائد عطا فرمائیں شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ بالآخر یہ کہ انجمن کے ممبر بڑہانیکی کوشش کیجئے اور جا بجا اسکی شاخیں قائم کر دیجئے۔ جسقدر انجمن کا دائرہ اثر وسیع ہوگا اُتنا ہی کام عمدہ اور مفید کر سکیگی سو اچھ کروڑ خالص حنفیوں میں سے فہرست ایک لاکھ ممبر کوئی بڑی بات نہیں۔ (ناظم)

نوٹ۔ میاں احمد الدین صاحب لالی ٹیلر ماسٹر بمبئی کی انجمن بہت ممنون ہے، کہ آپکو اسکی اغراض سے خاص دلچسپی ہے اور نقدی سے امداد فرمائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم یا نور لک الحمد سرمدًا صل علیٰ نورک المنیر وآلہ ابدًا

قابل توجہ حنفی برادرانِ اسلام

برادرانِ اسلام ! ہندوستان کے چھپے اور کھلے وہابی یعنے گورنمنٹی اہلحدیث آج بغلیں بجا رہے ہیں اور نابکار نجدی کے باغیانہ حملے اور سفاکانہ خونریزی کی تعریف و تحسین کر رہے اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ طائف شریف میں بیگناہ بچوں بوڑھوں مستورات اور امن خواہ ساکنین کو تیغ بے دریغ سے قتل عام کرنے پر اُسکو مبارکبادیں دے رہے ہیں۔ اور اُس دشمن اسلام خدانا ترس ملحد غدار کو غازی اور شیخ الاسلام محی السنۃ قامع البدعۃ مجدد وقت لکھ رہے ہیں اور اُسکی قصیدہ خوانی و مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں۔ جنکے مقدم امرتسر خلافت کمیٹی کے صدر مولوی داؤد۔ اور آپکے چچا مولوی عبدالواحد امام مسجد چینیانوالی لاہور۔ اور اخبار زمیندار اور اُسکے دام افتادہ چیلے چانٹے

خلافت کے پردہ میں حامیانِ نجدیہ کی چالیں اور مسلم آزاری

ہم ان ناعاقبت اندیش ہواخواہانِ ابن سعود نجدی سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا خلافت کمیٹیوں کے یہی فرائض تھے جنکے لئے غریب مسلمانوں نے لاکھوں روپیہ پیٹ کاٹکر آپ لوگوں کو دیا ؟ اور ہزاروں قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ آپکا ابن سعود وہابی نجدی بھلا غازی کیونکر ہوا۔ اور غازی کے معنے کیا ہیں ؟ اُس نے جہاد کس پر کیا۔ کیا طائف شریف اور مکہ معظمہ کے مسلمانوں کا قتل اور اُن پر حملہ جہاد ہے ؟ کیا جر الامۃ سلطان المفسرین حضرت

عبداللہ بن عباس رضی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل الشان صحابی کے روضہ مقدسہ کی بیحرمتی اور وہاں کے باشندوں پر جور وستم کرنا ہی جہاد فی سبیل اللہ اور احیاء سنت ہے؛

کیا طائف شریف اور مکہ معظمہ کے مسلمانوں کا قاتل غازی ہوا کرتا ہے؟

ابن سعود نجدی کو غازی اور محی السنۃ بتانے والے کیا نجدی کے عقیدہ پر اُن تمام مسلمانوں کو مشرک واجب القتل اور مباح الدم جانتے ہیں کہ اُنکو قتل کرنے سے نجدی غازی اور مجاہد فی سبیل اللہ بنگیا کہ جا بجا سے وہابی گورنمنٹی اہلحدیث اُسکی تائید وحمایت کر رہے ہیں۔ اور اُسکو محسن وہی خواہ اسلام کہکر درحقیقت مسلمانوں کو نجدی کے ایجنٹ مغالطہ میں ڈال رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے وہ حنبلی ہے۔ کوئی لکھتا ہے اُسکی طرف جو عقیدے اور مظالم منسوب کئے جاتے ہیں سب غلط ہیں۔ کوئی جعلی مصنوعی یا پارینہ خطوط اُسکی طرف منسوب کرکے اُسکے عقائد باطلہ پر پردے ڈالنے کی ناکام کوششیں کر رہا ہے باوجودیکہ معتبر اخبار مستند تاریخیں معتمد رسالے اور قابل توثیق کتابیں اُسکے عقائد فاسدہ اور خیالات کاسدہ کی خبر دے رہی ہیں۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب ردّ المختار (شامی)

جسکی عبارت بارہا اخباروں۔ اشتہاروں رسالوں میں نقل کرکے حزب الاحناف لاہور (انجمن ہذا) ہدیۂ ناظرین کر چکی ہے مگر نجدی کے مظالم وواقعات پر پردہ ڈالنا اُسکے ایجنٹ وہابیوں نے اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور دنیائے اسلام کو مغالطہ میں رکھنا اپنی مطلب برآری کا گر چنانچہ حال ہی میں "اخبار اہلحدیث" امرتسر جسکے ایڈیٹر "برعکس نہند نام زنگی کافور" ابو الوفا نے اپنے محسن ومربی ابن سعود نامسعود کی حمایت میں ایک مضمون بعنوان :۔

مَطلع ملکی

لکھا اور اُس میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے اور لکھدیا کہ :۔

"کوفہ۔ بصرہ۔ بغداد۔ عراق وغیرہ سب نجد میں داخل ہیں۔ یعنی یہ بھی عرب کا وہ حصہ ہے

ؔ بزرگوار علماء جمعیتہ ازراہ کرم لفظ غازی کی توضیح فرماویں مسلم ساکنین بیت اللہ وطائف کے قاتل کو غازی ثابت کریں تو آیات واحادیث کوئی اہلحدیث صاحب چسپاں کردیں تاکہ دنیائے اسلام کو معلوم ہو جائے کہ مسلم ساکنین بیت الحرام وطائف ... کو غازی کہا کرتے ہیں؟

عبداللہ بن عباس رضی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل الشان صحابی کے روضۂ مقدسہ کی بیحرمتی اور وہاں کے باشندوں پر جور وستم کرنا ہی جہاد فی سبیل اللہ اور احیاء سنت ہے؟

کیا طائف شریف اور مکہ معظمہ کے مسلمانوں کا قاتل غازی ہوا کرتا ہے؟

ابن سعود نجدی کو غازی اور محی السنۃ بتانے والے کیا نجدی کے عقیدہ پر اُن تمام مسلمانوں کو مشرک واجب القتل اور مباح الدم جانتے ہیں کہ اُنکو قتل کرنے سے نجدی غازی اور مجاہد فی سبیل اللہ بنگیا کہ جابجا سے وہابی گورنمنٹی اہلحدیث اُسکی تائید وحمایت کر رہے ہیں۔ اور اُسکو محسن وبہی خواہ اسلام کہکر درحقیقت مسلمانوں کو نجدی کے ایجنٹ مغالطہ میں ڈال رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے وہ حنبلی ہے۔ کوئی لکھتا ہے اُسکی طرف جو عقیدے اور مظالم منسوب کئے جاتے ہیں سب غلط ہیں۔ کوئی جعلی مصنوعی یا پارینہ خطوط اُسکی طرف منسوب کرکے اُسکے عقائد باطلہ پر پردے ڈالنے کی ناکام کوششیں کر رہا ہے باوجودیکہ معتبر اخبار مستند تاریخیں معتمد رسالے اور قابل توثیق کتابیں اُسکے عقائد فاسدہ اور خیالات کاسدہ کی خبر دے رہی ہیں۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب ردّ المختار (شامی)

جسکی عبارت بارہا اخباروں۔ اشتہاروں رسالوں میں نقل کرکے حزب الاحناف لاہور (انجمن ہذا) ہدیۂ ناظرین کر چکی ہے مگر نجدی کے مظالم وواقعات پر پردہ ڈالنا اُسکے ایجنٹ وہابیوں نے اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور دُنیائے اسلام کو مغالطہ میں رکھنا اپنی مطلب برآری کا گر چنانچہ حال ہی میں "اخبار اہلحدیث" امرتسر جسکے ایڈیٹر "برعکس نہند نام زنگی کافور" ابوالوفا نے اپنے محسن ومربی ابن سعود نامسعود کی حمایت میں ایک مضمون بعنوان:۔

مَطلع ملکی

لکھا اور اُس میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے اور لکھدیا کہ:۔

"کوفہ۔ بصرہ۔ بغداد۔ عراق وغیرہ سب نجد میں داخل ہیں۔ یعنی یہ بھی عرب کا وہ حصہ ہے

[1] بزرگوار علماء جمعیتہ ازراہ کرم لفظ غازی کی توضیح فرماویں مسلم ساکنین بیت اللہ وطائف کے قاتل کو غازی ثابت کر سکیں تو آیات واحادیث کوئی اہلحدیث صاحب چسپاں کردیں تاکہ دنیائے اسلام کو معلوم ہو جائے کہ مسلم ساکنین بیت الحرام وطائف کے قاتل کو غازی کہا کرتے ہیں۔

جس کو نجد کہا جاتا ہے۔ اب جو برائی اس ملک میں ہوگی یہ سب بلاد اس میں حصہ دار ہونگے
کیا ہمارے برادران احناف جو موجودہ جماعت نجد مجاہدین فی سبیل اللہ کو اس حدیث کے
ماتحت لاتے ہیں وہ کوفہ اور بغداد کے رہنے والوں کو بھی اسکے ماتحت لاوینگے (دیباچہ)

ایڈیٹر الحدیث کا اس سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن و شام کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ اور نجد کے لئے بجائے دعائے برکت کے زلزلے اور فتنوں کی خبر وحشت اثر سنائی اور فرمایا "وہاں سے شیطانی امت نکلے گی"۔ اسیطرح کوفہ و بغداد اور بصرہ ہماری خود ساختہ و خود تراشیدہ تقسیم کی بنا پر نجد میں داخل ہیں اور مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے عبارات علماء میں تحریف و تبدیلی کرکے سنداً پیش کی ہیں۔ لہٰذا اس پردہ میں ایڈیٹر الحدیث نے سیدنا و مولٰنا قطب الارشاد و فرد الافراد غوث الثقلین مغیث الکونین حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کیا ہے۔ کیونکہ حضور بغداد مقدس میں جلوہ افروز ہیں اور تمام دنیا کے مسلمان حضور کے حلقہ بگوش اور کاسہ لیس ہیں۔ اور کوفہ کو داخل نجد بتا کر حضرت سراج الائمۃ حبر الائمۃ سیدنا امام ابو حنیفۃ النعمان کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وار کیا ہے۔ کیونکہ دنیائے اسلام کی بڑی جماعت حضور ممدوح کی غلامی میں داخل ہے۔ مگر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ

محال است کہ بزرگاں بمیرند و نجدیاں جائے ایشاں گیرند

دنیائے اسلام ہرگز ہرگز آپ کے دام فریب میں نہیں آسکتی۔ اب وہ زمانہ گیا کہ جب اس قسم کے مہملات سنکر سادہ لوح مسلمان دام تزویر میں پھنس جایا کرتے تھے۔ اب زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ ہر طفل مکتب جغرافیۂ عالم سے واقف ہے وہ آپکی اس تحریر کو دیکھکر کم از کم جغرافیہ دانی کی داد دیسکتے ہیں۔ آپ لاکھ تدبیریں کریں ہزار حیلے تراشیں مگر انشاء اللہ العزیز اب مسلمان کسیقدر بیدار ہو گئے ہیں۔ آپ نجدی کے مظالم اور عقائدِ باطلہ پر لاکھ پردے ڈالیں وہ چھپ نہیں سکتے۔ اور بھلا کبھی پہلے خونِ ناحق چھپا ہے کہ اب چھپیگا؟

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ (مظلوموں کی دُعا سے ڈرو)۔

بیت اللہ کی بے حرمتی

اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ کعبہ مقدسہ کی بے حرمتی کے ارادہ سے آنیوالے اصحاب الفیل چڑیوں سے ہلاک کرا دیئے گئے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے کہ روس منحوس کی سرشار حکومت مغرور متکبر و نازوالے اپنے زور و قوت کے گھمنڈ میں بنی فاطمہ کے ایک امام کے مزار مبارک کے قبہ کو توپ کے گولے سے صدمہ پہنچایا تھا۔ وہ کسقدر جلد ذلت و خواری کے ساتھ مارا گیا ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

لہذا وہابی یاد رکھیں کہ اُنہیں اپنے کردار کی سزا ضرور بھگتنی ہوگی وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

مسلمان ہوشیار رہیں

نجدیوں کے فریب میں نہ آئیں اور اُنکے ہندی ایجنٹ اخبارات چیلے چاٹنے یعنے گورنمنٹی اہلحدیث (غیر مقلدین) مکر و فریب کے جال پھیلا رہے ہیں اور دنیائے اسلام کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی مکاریاں اور کید کر رہے ہیں قسما قسم کی ملمع کاری کے مضامین اخباروں رسالوں اور اشتہاروں میں چھاپ رہے ہیں تاکہ نجدیوں کے مظالم چھپا دیں اور ہندوستان میں اب برائے نام جسقدر بھی خلافت کمیٹیاں غیر مقلدین کے زیر اثر ہیں (مثلاً امرتسر۔ لاہور وغیرہ) اُن سے یہ متفقہ ہال پکار کرائیں کہ اب خلافت کا جبہ ابن سعود نجدی کو پہنایا جائے۔

مسلمان حزم و استقلال سے کام لیں

لہذا مسلمان اسوقت نہایت حزم ودانائی سے کام لیں اور جبتک ارض حجاز میں خالص حجازی حکومت یا ترکی حکومت خدمت حرمین شریفین کے لئے تیار نہ ہو اور نجدیوں سے ارض مقدس پاک نہ ہوجائے اُس وقت تک ہر شہر و قصبہ و قریہ میں پنجگانہ نمازوں کے بعد تضرع و زاری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حرمین شریفین کی عزت و حرمت اور وہاں کے باشندوں و زائرین کی امن و عافیت اور اس ستم کیش و مسلم کُش جماعت سے اس مقدس سرزمین کے پاک ہوجانے کی دعائیں کرتے رہیں۔ کیونکہ حکم ایزدی ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔

ایڈیٹر الحدیث امرتسر کی دیانت کا نمونہ

اب ہم ایڈیٹر الحدیث کی جغرافیہ دانی اور دیانت داری کا نمونہ دکھاتے ہیں کہ اس نے کس عیاری سے کلام علما میں تغیر تبدل اور کاٹ چھانٹ کرکے اپنے ادعائے باطل کے مطابق بنانے کی ناکام اور بیہودہ کوشش کی ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اِن اوراق کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور ایڈیٹر الحدیث کی حدیث فہمی اور جغرافیہ دانی کی داد دیں۔ اور ہمیشہ اِس اور اس قسم کے دوسرے گمراہ فرقوں سے خود بچیں اور اپنی اولاد کو بچائیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

نجد اور اُسکے حدود اربعہ

نجد ایک ملک ہے جو عراق اور حجاز یا یوں سمجھئے کہ مکہ معظمہ اور بصرہ کے درمیان واقع ہے۔

اسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔

اسکے شمال میں شام اور جنوب میں یمامہ۔ مشرق میں عراق اور مغرب میں حجاز ہے چنانچہ صاحب غیاث اللغات تحریر فرماتے ہیں "نجد۔ بالفتح زمین بلند خلاف غور۔ و نام ملکے

ازعرب میانِ حجاز و عراق و میانِ بصرہ و مکہ کہ زمین آں بلنداست بہ نسبت تہامہ و حجاز (غیاث ص۴۶۹)۔ یعنے نجد عرب کے ملکوں سے خاص ایک ملک کا نام ہے جو حجاز و عراق کے مابین واقع ہے۔

اس سے صاف واضح ہوگیا کہ نجد نہ حجاز میں داخل ہے اور نہ عراق میں۔ بلکہ حجاز و عراق کے درمیان واقع ہے۔ یا یوں سمجھو کہ بصرہ اور مکہ کے مابین ہے۔ یعنے نجد نہ بصرہ میں داخل ہے اور نہ مکہ میں۔ بلکہ بصرہ اور مکہ سے بالکل جدا ہے۔

صاحب قاموس اللغات لکھتے ہیں نجد۔ اعلاہ تہامہ و الیمن واسفلہ العراق و الشام واولہ من جھۃ الحجاز ذات عرق ص۳۵۲۔ یعنے نجد کی طرف بالا میں تہامہ اور یمن واقع ہے اور جہت اسفل میں عراق و شام آباد ہیں۔ اور نجد کا آغاز جہت حجاز سے ذات عرق ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ نجد تہامہ اور یمن اور عراق و شام و حجاز سب سے علیحدہ ایک خاص ملک کا نام ہے۔

عراق کسے کہتے ہیں

اب ملاحظہ ہو عراق کے حقیقی معنے اور یہ کہ عراق میں کون کونسے شہر شامل ہیں اور عراق کی وجہ تسمیہ۔

صاحب غیاث لکھتے ہیں۔ "عراق بکسر اول۔ بدانکہ عراق دو ہستند یکے عراق عجم کہ خراسان و اصفہان داخل آنست دو دیگرے عراق عرب۔ و ملک آں آنروئے دجلہ است و بغداد داخل آنست الخ مختصراً"۔ یعنے عراق دو ہیں۔ ایک عراق عجم اسمیں خراسان و اصفہان داخل ہیں۔ دوسرا عراق عرب اسمیں بغداد داخل ہے۔

یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ بغداد عراق عرب میں ہے نہ کہ نجد میں۔ اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ عراق نجد سے علیحدہ ہے۔

عراق کے حقیقی معنے

اور عراق کے حقیقی معنے صاحب غیاث یوں لکھتے ہیں۔ "عراق در لغت

بمعنے کنارہ دریاست"۔ یعنے عراق کے لغوی معنے کنارہ دریا کے ہیں

عراق عرب کی وجہ تسمیہ

"چوں ہر دو ملک مذکور بر کنارۂ دریا واقع شدہ است لہٰذا عراق گویند"۔ یعنی عراق عجم اور عراق عرب چونکہ کنارہ دریا پر واقع ہیں اسی مناسبت سے ان دونوں ملکوں کو عراق کہتے ہیں۔

"عراق عجم بر کنارۂ رود جیحون است و عراق عرب بر کنارہ دجلہ فرات"۔ عراق عجم کنارہ رودِ جیحون پر واقع ہے اور عراق عرب کنارہ دجلہ فرات پر۔

صاحب مجمع البحار جلد سوم ص ۳۳۶ میں نجد کی تعریف اسطرح ارقام فرماتے ہیں:۔ وھو اسم خاص لما دون الحجاز مما یلی العراق یعنی نجد خاص اس ملک کا نام ہے جو حجاز سے علحدہ اور عراق سے متصل ہے۔

اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ نجد عراق سے جدا ہے اور عراق میں نہ صرف بغداد بلکہ بصرہ اور کوفہ بھی داخل ہے چنانچہ یہی صاحب غیاث لکھتے "بصرہ بالفتح شہرے از عراق عرب" یعنے بصرہ زبر کے ساتھ ایک شہر ہے عراق عرب سے۔ اور نیز یہی صاحب غیاث لکھتے ہیں "کوفہ طول ہفتاد و نہ درجہ عرض سی و یک درجہ اقلیم چہارم ملک عراق عرب"۔ یعنے کوفہ ملک عراق عرب میں ہے۔

اور نیز تاج اللغات جلد خامس ص ۴۵۹ میں ہے "کوفہ نام عراق کبری و قبۃ الاسلام و دار الہجرت مسلمانان بنا نہادہ سعد بن ابی وقاص در آں منزل نوح بود و او دراں مسجدے بنا ساختہ و او را ازیں جہت کوفہ نامیدند کہ ریگستانش رنگ سرخ دارد و مستدیر است۔ و مردم انجا مجتمع میشدند الخ۔

پس عبارات مذکورہ بالا سے بخوبی ظاہر و باہر ہو گیا کہ کوفہ و بصرہ اور عراق و بغداد نجد سے قطعی علیحدہ اور جدا ہیں۔ ان شہروں کو نجد میں داخل وہی کہہ سکتا ہے جو جغرافیہ عرب سے جاہل اور کتب لغت سے ناآشنائے محض ہو۔ یا دیدہ و دانستہ مسلمانوں کو مغالطہ اور فریب دینا چاہتا ہو۔ کیا ان تصریحات کے بعد بھی کسی ایماندار کو یہ کہنے کی

جرأت اور حوصلہ ہو سکتا ہے کہ " ملکِ عرب کے دو حصے ہیں حجاز اور نجد - حجاز مکہ سے مدینہ منورہ تک - باقی سب نجد بلکہ مع عراق بغداد بصرہ کوفہ وغیرہ " - جیسا کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے جہالت یا بغض و عداوت سے لکھا ہے - اور نہ سوچا کہ اس ہرزہ درائی اور جہالت کیشی پر عالم تو عالم انگریزی مدارس کے جغرافیہ دان معمولی اطفال مکتب بھی مضحکہ اُڑائیں گے - اور جہالت کی داد دینگے -

مگر یہ خیال تو کسی دین دار متقی پرہیزگار کو ہو - اُسے کیا جو کلام علما میں تحریف و تبدیل کرنے میں مطلق خوف نہ کرے - ذیل میں ہم ناظرین کرام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے اپنے ادعاء باطل اور خیال عاطل کے ثابت کرنیکے لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کی عبارت میں قطع و برید کر کے اپنے مدعا کے موافق آدھا جملہ لے لیا اور باقی عبارت قلم انداز کر دی اور بے دھڑک لکھدیا کہ " شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں نجد ورائے حجاز را گویند " -

حضرت شیخ کی اصل عبارت اور ایڈیٹر اہلحدیث کی خیانت

اصل عبارت شیخ محقق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ہے - " نجد نام زمینے ست بلند و آں مخصوص است بما دون حجاز آنچہ متصل است بعراق ضد غور کہ آنرا تہامہ گویند کذا فی القاموس " - (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ صفحہ جلد چہارم)

یعنے نجد زمین بلند کو کہتے ہیں اور وہ مخصوص ہے ما دون حجاز کے ساتھ جو عراق سے متصل ہے " - مسلمانو ! دیکھی ایڈیٹر اہلحدیث کی دیانت - شیخ فرماتے ہیں کہ نجد ماسوائے حجاز کو کہتے ہیں جو عراق کے متصل ہے - اور ایڈیٹر نے عبارت کو مسخ کر کے بلا خوف و خطر لکھدیا کہ " نجد ورائے حجاز را گویند " ع شرم بادت از خدا و از رسول -

حالانکہ عبارت شیخ سے صاف ظاہر ہے کہ نجد عراق کو شامل نہیں - بلکہ نجد مخصوص ایک ملک ہے - حجاز سے علیحدہ اور عراق سے متصل - مگر چالاک ایڈیٹر نے

اپنے مدعا کے موافق شیخ کی عبارت میں قطع و برید کر کے مسلمانوں کو مغالطہ اور فریب دیا۔ ع ”چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد“۔

شاید ایڈیٹر کو یہ وہم ہوا ہو کہ صاحب غیاث اور صاحب مجمع البحار اور صاحب قاموس اور خود شیخ علیہ الرحمۃ نے نجد کو متصل عراق تحریر فرمایا ہے لہٰذا متصل اور متصل بہٖ کا ایک حکم ہے لیکن یہ وہم کسی مجنون کو ہی ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ میرا مکان ایڈیٹر اہلحدیث کے دفتر کے متصل ہے تو کوئی عقل کا اندھا ہی یہ سمجھیگا کہ مکان دفتر کے اندر ہے۔ ہاں یہ وُہی سمجھ سکتا ہے جسے حقیقی دادی سے نکاح کی ضرورت پیش آئے تو وہ باعفت و عصمت اُسکے لئے جائز ہو جائے۔

ایڈیٹر اہلحدیث کی حدیث دانی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کے لوگوں کی پہلے ہی خبر دیدی ہے جو حدیث شریف کی معتبر و مستند کتابوں میں موجود ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَیَمَنِنَا (یا رب ہمارے شام و یمن میں برکت فرما) قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا یعنے حاضرین نے عرض کیا کہ ہمارے ملک نجد کے واسطے بھی دعا فرمائیں۔ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر ملک یمن اور ملک شام کے لئے دعا فرمائی اور نجد کے لئے دعا نہ فرمائی۔ تو دوبارہ پھر نجد کے لئے حضور سے دعا کی درخواست کی گئی۔ بالآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا نہ فرمائی بلکہ یہ فرمایا هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنے ملک نجد میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی جماعت نکلے گی۔

یہ وہ صحیح حدیث ہے کہ اسکی صحت میں ایڈیٹر اہلحدیث کو بھی کلام نہیں۔ چنانچہ وہ اپنے اخبار میں اس حدیث کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

”بیشک حدیث شریف میں ہے کہ نجد کے حق میں حضور علیہ السلام نے برکت کی دعا نہیں فرمائی

کیوں؟ فرمایا ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے قرن شیطان طلوع کریگا"۔ الخ۔

اس صحیح حدیث کو انجمن **حزب الاحناف** نے دربارہ نجد و اہل نجد پیش کیا تھا۔ ایڈیٹر صاحب حدیث کا انکار تو کسطرح کرتے کہ بخاری شریف اور دیگر کتب مشہورہ حدیث میں موجود ہے۔ آخر پیچ و تاب کھا کر جب کوئی جواب نہ سوجھا (اور نہ تاقیامت سوجھ سکتا ہے) تو اپنی حدیث دانی کا اسطرح ثبوت دیا:۔

"واضح ہو کہ سارے ملک عرب کے دو حصے ہیں۔ حجاز اور نجد۔ حجاز مکہ سے مدینہ تک باقی سب نجد۔ بلکہ مع عراق بغداد و بصرہ کوفہ وغیرہ"۔

اور شیخ کی عبارت میں تحریف و تبدیل کر کے سنداً پیش کی۔ جسکی کیفیت اوپر درج ہو چکی ہے

ایڈیٹر اہلحدیث سے ایک سوال

اب ہم ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ نے ملک عرب کو دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ حجاز دوسرا نجد۔ اور حجاز بقول آپ کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک محدود ہے۔ تو یہ فرمائیے کہ یمن اور شام حجاز میں ہے، یعنے مکہ اور مدینہ میں شامل ہے یا مکہ اور مدینہ کے مابین واقع ہے؟ اور یہ امر تو ہر جغرافیہ دان پر واضح ہے کہ یمن و شام نہ مکہ اور مدینہ میں شامل ہے اور نہ مکہ اور مدینہ کے مابین واقع ہیں تو آپ کی تعریف کے مطابق یمن و شام کا داخل نجد ہونا لازم آتا ہے۔ بناءً علیہ آپ کی تعریف مانع دخول غیر نہیں ہے۔ کیونکہ مکہ سے مدینہ تک حجاز اور باقی سب نجد۔ تو لامحالہ یمن و شام داخل نجد ہوئے۔ مگر حدیث شریف صاف یہ بتاتی ہے کہ یمن اور ہے اور شام علیحدہ ملک ہے اور نجد ان دونوں مبارک شہروں کے علاوہ ایک تیسرا ملک ہے۔ جب ہی تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن و شام کے لئے دعا برکت فرمائی۔ اور نجد کے متعلق زلزلوں اور فتنوں کی خبر وحشت اثر سنائی اور فرمایا کہ وہاں سے

شیطانی جماعت کا خروج ہوگا۔ افسوس! اِس علمیت پر ایڈیٹر کو حدیث دانی کا دعویٰ! یہ مُنہ اور مسور کی دال؟ کسی اہل علم سُنّی حنفی سے استعانت کر کے حساب لگوالیا ہوتا کہ مَیں ملکِ عرب کو دو حصّوں پر تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ایک حجاز اور دوسرا نجد۔ ایسے طریق سے کہ حجاز صرف مکّہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک محدود رہے اور باقی شہر نجد میں داخل ہوں۔ ذرا دیکھو تو کہیں یمن و شام نجد میں تو نہیں داخل ہو جائیں گے۔ مگر وائے! ایڈیٹر صاحب کی قسمت! انسان نوشتۂ تقدیر سے مجبور ہے ؎

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
سوزنِ تدبیر ساری عمر گر سیتی رہے

ہر چند آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حتّٰی کہ عبارات علماء میں تحریف و تبدیلی کی اور اپنی خیانت کا پورا ثبوت دیا۔ مگر افسوس خود ساختہ تقسیمِ عرب کو صحیح ثابت نہ کر سکا۔

ہمارا

ارادہ تھا کہ ایڈیٹر صاحب کے مضمون تحت عنوان "مطلع ملکی" کا حرف بحرف جواب حوالۂ قلم کریں مگر بخوفِ طوالت اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں کہ ہمارا مقصود مسلمانوں کو ایڈیٹر کے مغالطہ اور فریب سے بچانا ہے۔ اور وہ اِس سے بفضلِ خدا حاصل ہے۔
ان ارید الا الاصلاح ما استطعتُ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکّلتُ
والیہ انیب

عقائدِ باطلہ نجدیہ کی کہانی

نجدیوں کی اپنی زبانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرانِ احناف! آج سے پہلے علمائے اسلام نے جسقدر عقائدِ باطلہ وخیالاتِ عاطلہ وہابیہ نجدیہ کے کتابوں رسالوں اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے آپ لوگوں کے پیش کئے وہ سب کے سب انکے امام الطائفہ ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کے حوالے سے تھے۔ یا اُن کتابوں اور رسالوں کے حوالے سے جو علمائے حرمین طیبین نے نجدی کے اقوال نقل کرکے اوسکی تردید فرمائی تھی۔ اور ہرچند کہ اون رسالوں کا مطالعہ کرنیکے بعد ہر منصف ذی فہم پر اونکی ضلالت وگمراہی آفتاب نیمروز کیطرح واضح ہوجاتی ہے۔ لیکن بعض احباب کو یہ شبہ باقی رہجاتا تھا کہ موجودہ نجدی یعنے عبدالعزیز بن سعود اور اوسکی جماعت جس نے طائف مقدس وحجاز شریف میں ہزاروں بیگناہ کلمہ گو مسلمانوں کو تیغ بے دریغ سے قتل کیا اور اُنپر طرح طرح کے جور وستم کئے ہیں۔ اوسکے عقائد اور خیالات ممکن ہے کہ ابن عبدالوہاب کی طرح نہ ہوں۔

اس اعتراض کا ہمارے اور ہمارے ہم مشرب علمار حنفیہ کے پاس یہی تہا کہ تم خود جاکر تحقیق کرلو۔ یا جو مسلمان اوسکے حیاسوز مظالم سے بھاگ کر ہندوستان چلے آئے ہیں اُن سے ملکر دریافت کرلو۔ اسکے علاوہ کوئی تحریر ابن سعود کی موجود نہ تھی جس سے معترضین کی تسلی وتشفی کردیجاتی۔

لیکن آج ہمارے سامنے موجودہ نجدی کی خاص کتاب مجموعہ رسائل موجود ہے جسکا نامُ الھدیۃ السنیۃ والتحفۃ الوھابیۃ النجدیۃ" ہے جسکو سلیمان ابن سحمان نجدی نے تالیف کیا اور خاص ابن سعود یعنی عبدالعزیز نجدی کے حکم سے مصر میں طبع ہوکر عرب وعجم میں مفت تقسیم ہوئی کہ

اب ہم اس کتاب کی اصل عبارت بمع ترجمہ "مشتے نمونہ از خروارے" ذیل میں نقل کرتے ہیں اور برادرانِ احناف کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ابن عبدالوہاب اور موجودہ عبدالعزیز ابن سعود میں **عملاً و اعتقاداً کوئی فرق نہیں**۔ جو اوسکے عقائد تھے وُہی اسکے بھی ہیں۔ جو اوسکا مقصود تھا وُہی یہ بھی چاہتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) یارسول اللہ کہنا شرکِ اکبر ہے

(الہدیۃ السنیہ صفحہ ۴۲) لایقال یارسول اللہ او یا ولی اللہ اسئلک الشفاعۃ او غیرھا کاذرکنی او اغثنی او اشفنی او انصرنی علی عدوی ونحو ذالک مما لایقدر علیہ الا اللہ تعالیٰ فاذا طلبت ذالک مما ذکر فی ایام البرزخ کان من اقسام الشرک اذ لم یرد بذالک نص من کتاب او سنۃ ولا اثر من السلف الصالح علی ذالک بل ورد الکتاب والسنۃ واجماع السلف ان ذالک شرک اکبر قاتل علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ **ترجمہ**۔ یارسول اللہ نہ کہا جائے اسیطرح یاولی اللہ میں تمسے شفاعت کا سوال کرتا ہوں نہ کہنا چاہیئے۔ اور یوں بھی نہ کہا جائے کہ یارسول اللہ مجھے پناہ دیجئے یارسول اللہ میری مدد کیجئے یارسول اللہ مجھے شفا دیجئے دشمنوں پر میری مدد کیجئے۔ اور اسی قسم کی وہ باتیں جنپر سوائے خدا کے کیکو قدرت نہیں پس جس زمانہ میں کہ انبیاء کی روح برزخ میں ہو امور مذکورہ کا اُن سے طلب کیا جانا شرک ہے۔ کیونکہ اس بارہ میں قرآن و حدیث اور اجماع سلف صالحین سے کوئی ثبوت نہیں بلکہ یہی وہ شرک اکبر ہے کہ جنپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا اور اس کا **شرکِ اکبر** ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات برزخی ہے

(الہدیۃ السنیہ صفحہ ۴۱) وانہ حیی فی قبرہ حیاۃ برزخیۃ **ترجمہ**۔ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر میں بحیاتِ برزخی زندہ ہیں۔ الخ۔

(۳) حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان تقدس نشانکا اقرار

(الہدیۃ السنیہ صفحہ ۴۰) وانما ھدمنا بیت السیدۃ خدیجۃ وقبۃ المولد وبعض الزوایا المنسوبۃ لبعض الاولیاء حسما لتلک المادۃ وتنفیرا عن الاشراک باللہ ما امکن لعظم شانہ فانہ لایغفر **ترجمہ** ہمنے حضرت خدیجہؓ کے مکان اور قبہ مولد اور بعض مزارات اولیاء کو صرف اسلئے منہدم کیا ہے کہ مادہ شرک کٹ جائے اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے تنفر ہو جائیں۔ الخ

(۴) انبیاء کرام و اولیاء عظام سے بعد وصال استمداد و استعانت شرک اکبر ہے

(ایضاً صفحہ ۵۰) ونحن نعلم بالضرورۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لم یشرع لامتہ ان یدعوا احدا من الاموات لا الانبیاء ولا الصالحین ولا غیرھم لابلفظ الاستغاثۃ ولا بغیرھا بل نعلم انہ نھی عن کل ھذہ الامور وان ذالک من الشرک الاکبر الذی حرمہ اللہ ورسولہ **ترجمہ** ہمکو یقیناً معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنی امت کے لیے کسی میت کو پکارنا جائز قرار نہیں دیا خواہ وہ میت انبیاء ہوں خواہ صالحین وغیرہ۔ اور یہ بھی جائز نہیں کیا کہ اون سے بصیغہ استغاثہ یا بلفظ استغاثت واستمداد خطاب کیا جائے۔ بلکہ ہمکو معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان امور سے منع فرمایا ہے۔ اور بیشک یہی وہ امور شرکیہ ہیں جنکو اللہ ورسول نے حرام کیا ہے الخ

(۵) نزول بلا کے وقت انبیاء اولیاء کو پکارنا اونکا نام لینا شرک ہے

(ایضاً صفحہ ۵۹) وھؤلاء المشرکون الیوم منھم من اذا نزلت بہ شدۃ لایدعوا الا شیخہ ولا یذکر الا اسمہ فاذا تعس احدھم قال یا ابن عباس او یا محجوب۔ **ترجمہ** انہی مشرکین میں سے آجکل بعض وہ ہیں کہ جب کوئی سختی نازل ہوتی ہے تو اپنے پیر کو پکارتے اور اُسی کا نام لیتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے جب کوئی ہلاک ہوتا ہے تو اسطرح کہتا ہے۔ اے ابن عباس۔ اے محجوب۔ الخ

(۶) اہل قبور سے کشائش رزق اور قضائے حوائج کیلئے دعا کرنا شرک اکبر ہے

(ایضاً صفحہ ۶۲) ان طلب الحوائج من الموتی والاستغاثۃ بھم فی الشدائد انہ من الشرک الاکبر

الذی کفر اللہ بہ المشرکین وبیان ان الشفاعۃ کلھا للہ لیس لاحد منھا شئی ترجمہ بے شک مُردوں سے حاجتیں طلب کرنا اور سختی میں اون سے مدد مانگنا یہی وہ شرک اکبر ہے جسکے سبب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی تکفیر کی اور بے شبہ تمام قسم کی شفاعتیں اللہ ہی کو حاصل ہیں۔ شفاعت میں کسیکا اللہ کے ساتھ حصہ نہیں۔ الخ

شفاعت طلب کرنیوالا مشرک ہے (٧)

(الھدیۃ السنیہ ص٦٥) فمتخذ الشفیع مشرك لاتنفعہ شفاعتہ ترجمہ تو شفیع پکڑنے والا مشرک ہے اوسکو شفاعت کرنیوالے کی شفاعت کچھ نفع نہ دے گی الخ۔

ایضاً

(" ص٦٦) فبین ان المتخذین شفعاء مشرکون ترجمہ تو ظاہر ہوگیا کہ شفیع بنانیوالے مشرکین ہیں الخ۔

کشفِ شدائد کے لئے قبروں کے پاس دعا مانگنا شرک اکبر ہے (٨)

(" ص٦٦) تبین لکم ان ھٰذا الذی یفعل عند القبور الیوم من سوالھم جلب الفوائد وکشف الشدائد انہ الشرك الاکبر الذی کفر اللہ بہ المشرکین فان ھٰؤلا المشرکین مشبھون شبھوا الخالق بالمخلوق ترجمہ۔ تم ظاہر ہوگیا کہ آجکل جو لوگ قبروں کے پاس حصول فوائد اور کشفِ شدائد کے لئے دعا مانگتے ہیں یہی وہ شرک اکبر ہے کہ جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تکفیر کی تو بے شک آجکل کے مشرکین خالق کے ساتھ مخلوق کو ملاتے ہیں۔ الخ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل اور اولیاء کرام سے استمداد بدعت مذمومہ ہے (٩)

(" ص٣٨) التوسل وھوان یقول القائل اللھم انی اتوسل الیك بجاہ نبیك محمد صلی اللہ علیہ وسلم او بحق نبیك او بجاہ عبادك الصلحین او بحق عبدك فلان۔ فھذا من اقسام البدعۃ المذمومۃ ترجمہ۔ توسّل یہ ہے کہ قائل اسطرح کہے اَللّٰھُمَّ انی اتوسّل الیك بجاہ نبیك محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا کہے بحق نبیک یا کہے بجاہِ عبادک الصالحین یا کہے بحق عبدک فلان۔ پس اسطرح توسل کرنا بدعت مذمومہ کی قسموں میں سے ہے۔ الخ

انبیاءِ کرام صحابۂ عظام و اولیاءِ ذوی الاحتشام کو وسیلہ سمجھنے سے وہ کافر مشرک ہو جاتا ہے جسکا خون حلال ہو جاتا ہے (۱۰)

(الہدیۃ السنیۃ صلہ) من جعل الانبیاء او غیرھم کابن عباس او المحجوب او ابی طالب وسائطین عوھم ویتوکل علیھم ویسألھم جلب المنافع ودفع المضار بمعنی ان الخلق یسألونھم وھم یسئلون اللّٰہ کما ان الوسائط عند الملوك یسألون الملوك حوائج الناس بقربھم منھم والناس یسألونھم ادبا منھم ان یباشروا سوال الملك اولکونھم اقرب الی الملك فمن جعلھم وسائط علی ھذا الوجہ فھو کافر مشرك حلال المال والدم۔ **ترجمہ**۔ جو شخص انبیاء یا غیر انبیاء مثل عبد اللہ بن عباس یا حضرت محجوب وغیرہ کو واسطہ و وسیلہ سمجھکر اونکو پکارے یا اونپر بھروسہ کرے یا اون سے جلب منفعت یا دفع مضرت کے لئے سوال کرے اسطور پر کہ مخلوق انبیاء و اولیاء سے مانگے اور انبیاء و اولیا خدا سے سوال کریں جیسے کہ بادشاہ ورعایا کے مابین وسائط ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کی حاجتیں بادشاہوں سے مانگتے ہیں بوجہ قرب و نزدیکی کے۔ اور لوگ وسیلوں سے عرض کرتے ہیں اور بادشاہ سے بوجہ ادب کے نہیں کہتے۔ تو جو شخص اسطور پر انبیاء و اولیاء کو واسطہ و وسیلہ بنائے گا وہ کافر مشرک ہے اور **اُسکا خون اور مال حلال ہے۔**

نجدیوں کی ضلالت اور گمراہی ظاہر کرنے کے لئے اُنہی کی کتاب سے مندرجہ بالا دس۱۰ عبارتیں بطور نمونہ بحوالہ صفحہ درج کی گئی ہیں۔ اگرچہ کتاب مذکورہ میں اس قسم کی بکثرت عبارات موجود ہیں اگر اُن سب کا احصا کیا جائے تو ایک مستقل ضخیم رسالہ تیار ہو جائے۔ لہذا منصف غیر متعصب کے لئے تو یہی چند عبارتیں مشعل راہِ ہدایت ہو سکتی ہیں کہ انکو دیکھکر نجدیوں کے عقائد و خیالات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور جو لوگ اِن اقتباسات عبارات کو لایعنی تصور کریں وہ مولوی حسین احمد صاحب قافلہ سالارِ علماء دیوبند کی رجوم المذنبین کی عبارات ملاحظہ کریں جو بحوالۂ صفحہ نقل کیجاتی ہیں:۔

نجدیوں کی کہانی مولوی حسین احمد صاحب کی زبانی

جمیعۃ العلماء اور مرکزی خلافت کمیٹی کے شیخ الاسلام اور شیخ الہند صاحب کے جانشین مولوی حسین احمد صاحب نے اپنی کتاب رجوم المذنبین مطبوعہ مطبع نامی میرٹھ میں نجدیوں کے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے وہ عام آگاہی اور جمیعۃ العلما کی واقفیت اور سیاسی اخبارات کے انتباہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ موجودہ اہل نجد کی مدح سرائی اور قصیدہ خوانی کر کے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے سے باز رہیں اور مرکزِ اسلام (خانہ کعبہ) کو ایسے مخدوش اور پُر خطر دشمنِ اسلام کے ہاتھوں میں دے ڈالنے کی کوشش سے اور مسلمانان ہندوستان و پنجاب کو ایسی مُہلک غلطی میں ڈالنے سے احتراز کریں۔ اب ہم مولوی حسین احمد صاحب کی عبارات بجنسہٖ بقید صفحہ نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے اور نجدیوں کے متعلق صحیح رائے قائم کیجئے۔

اہل نجد کے بارہ میں جمیعۃ العلماء و خلافت کمیٹی کے پیشوا اور علماء دیوبند کے قافلہ سالار مولوی حسین احمد صاحب کا بیان

(۱)

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ رکھتا تھا اسلئے اوس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قتال کیا اونکو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ اونکے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا اونکے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اوس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اوسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اوسکے اور اوسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اوسکے اور اوسکے اتباع سے

بلکہ اس سے زائد خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے دیارِ نجد کا سفر کیا ہوگا یا ان سے اختلاط کیا ہوگا اوسکو بخوبی معلوم ہوگا فہوص رو جیہ اونکے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے وشل ہذا (رجوم المذنبین صفحہ ۶۵) اسکے بعد مولوی حسین احمد صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

(۸) وہابیہ کے نزدیک تقلید امام معین شرک ہے اور غیر مقلدین ہند نجدی کے پیرو ہیں

وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور اونکے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اسکی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ (رجوم المذنبین صفحہ ۷۱) اسکے بعد مولوی حسین احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

(۹) نجدی حنبلی نہیں یہ محض دہوکا ہے

وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقتِ اظہار دعوی حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عملدرآمد انکا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بہی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں۔ اوسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انکا بہی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے (رجوم المذنبین صفحہ ۷۱) اسکے بعد مولوی حسین احمد صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

(۱۰) وہابیہ قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ کے بعض اشعار شرکیہ بتاتے اور اُنکا اور دلائل الخیرات کا پڑہنا سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرات دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اوسکے پڑہنے اور اوسکے استعمال کرنے وورد بنانیکو

سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں۔ اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ مثلاً ؎

یا اشرف الخلق مالی من الوذ بہ	اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جسکی پناہ پکڑوں
سواك عند حلول الحادث العمم	بجز تیرے بروقت نزول حوادث کے۔

(رجوم المدنین ص۵) اسکے بعد مولوی حسین احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

وہابیہ کے نزدیک زنا اور سرقہ اتنا مذموم نہیں جتنا حقہ پینا اور تمباکو کھانا ہے۔ (۱۱)

وہابیہ تمباکو کھانے اور اوسکے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اوسکے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں سے شمار کرتے ہیں۔ ان جہلاء کے نزدیک اعاذ ہم زنا سرقہ کرنیوالا اسقدر ملامت نہیں کیا جاتا جسقدر تمباکو کا استعمال کرنیوالا ملامت کیا جاتا ہے۔ اور وہ اعلیٰ درجہ کے فساق وفجار سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمباکو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں (رجوم المدنین ص۶) اسکے بعد مولوی حسین احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

وہابیہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکر ہیں (۱۲)

وہابیہ سوائے علم احکام والشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں (رجوم المدنین ص۶) اس کے بعد مولوی حسین احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

وہابیہ کے نزدیک نفس ذکر ولادت بدعت وقبیح ہے (۱۳)

وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح وبدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ کو بھی برا سمجھتے ہیں۔ (رجوم المدنین ص۶)

مولوی حسین احمد صاحب اور انکے بزرگوں کے قول سے نجدی کافر ہیں

ہم خود پہلے لطائف رشیدیہ ص۲۲ سے عبارت نقل کر چکے ہیں کہ حضرت مولنٰا گنگوہی

قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

(رجوم المدنیین صہ ۶۵)

تنبیہ

حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولوی حسین احمد صاحب جمعیۃ العلماء و خلافت کمیٹی کے مسلّمہ شیخ الاسلام ہیں۔ اُنہوں نے وہابیہ نجدیہ کے عقائد باطلہ اور کلمات توہین دربارۂ شان رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیسے کُھلے طور پر وضاحت کے ساتھ نقل کئے ہیں۔ اب یہ بھی اُنہی مولویصاحب سے دریافت کرنا چاہئیے کہ نجدی مومن ہیں یا کافر؟۔

امرتسر کے مولوی محمد داؤد غزنوی صاحب صدر خلافت نے **تحفۂ نجد** کے نام سے ایک رسالڑی لکھکر اہل نجد کے عقائد بیان کرنے کی ناحق تکلیف کی۔ آپکو اور آپ کے چچا صاحب کو فتح مکہ پر مبارکباد کے پیغام بھیجنے کے صلہ میں ابن سعود نجدی نے خوشنودی مزاج کے سرٹیفکیٹ تو بھیج ہی دیئے تھے غالبًا اس رسالڑی لکھنے سے آپ کی مراد خلعت حاصل کرنا ہو۔ ورنہ مولوی حسین احمد صاحب نے جس وضاحت سے عقائد نجدیہ بیان کئے ہیں اُنکے مقابلہ میں آپنے لکھا کیا؟ نجدیوں کے رسالہ سے اُنکا خط ہی تو نقل کر دیا وہ بھی بہ تغیر۔ بھلا کہاں مولوی صاحب کی مدلل تحریر اور کہاں غزنوی صاحب کی رسالڑی۔ "کے آمدی و کے پیر شدی"....

غزنوی صاحب! جس چھ ہزار روپیہ کا محاسبہ آپکے ذمہ تھا اور بذریعہ معزز اخبارات سطالبۂ پبلک کے کانوں تک پہونچ چکا تھا اوسکے بعد آپنے جلدی ہی جیل جانیکے اسباب پیدا کر لیئے تھے جسطرح کہ آپ جیسے بعض دوسرے اشخاص نے بھی۔ اوس روپیہ کا آپ بھی فکر کیجئے اور اپنے دوسرے ہمجنسوں کو فکر کرنے کی ترغیب دیجئے۔ اب عدم تعاون تو ہے نہیں کہ ملزم کو بھی دُلھن کیطرح اُٹھاکر مرکب پر بٹھایا جائے۔ جن وکلاء نے عدم تعاون کرکے وکالتیں ترک کی تھیں اُنہوں نے کام پھر شروع کر دیئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ غریب مسلمانوں نے جو رقوم دی ہوئی ہیں وہ رسیدیں عدالتوں میں پیش کریں اور خلافت کے صدر وغیرہ کو زیادہ تکلیف ہو

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مولوی ظفر علی خانصاحب خلافت کمیٹی کے حساب کتاب کی پڑتال کا معاملہ جہاں چھوڑ گئے تھے وہیں سے پھر شروع کرنیوالے ہیں۔ تاکہ کھویا ہوا اعتماد قائم ہو۔ اور تحریک تنظیم و مظلومین کوہاٹ کے نام سے پبلک پھر روپیہ دینے پر آمادہ ہو جائے۔ اور مولوی صاحب کی بیدار مغزی سے یہ چنداں بعید بھی نہیں ہے۔

بالآخر ہم امید کرتے ہیں کہ مولوی حسین احمد صاحب کی واضح تر ین مندرجہ بالا تحریر متعلقہ عقائد نجدیہ کے ملاحظہ کے بعد کوئی شخص ارکان خلافت کمیٹی میں سے نجدیوں کی حمایت کا دم نہ بھریگا اور اونکی ضلالت و گمراہی میں کوئی شک و تردد نہ کریگا۔ اور آئندہ اخباروں و رسائوں میں اونکی بجائے قصیدہ خوانی اور جھوٹی مدح سرائی کرنے سے باز رہیگا۔ اللھم وفق۔ آمین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

ایڈیٹر اہلحدیث نجدیوں کو کیا مشرکین مکہ سے بھی بدتر سمجھتا ہے؟

وہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۴ء کے اخبار اہلحدیث میں لکھتا ہے کہ:۔ "اگر آئندہ کسی زمانہ میں کعبہ شریف پر نجدیوں کا قبضہ ہو گیا جیسی توقع کیجاتی ہے تو آپ لوگ نماز کدہر کو پڑھینگے۔ غالباً اسکا جواب یہ ہوگا کہ ہم ایسے لوگ بغداد شریف کیطرف پڑھینگے۔ مگر مشکل یہ آن پڑیگی کہ بقول انکے حضرت پیران پیر شیخ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی نجدیوں کے ہم مذہب تھے پھر اور بھی مانجھی ہوئی۔ ہاں اجمیر یا علیپور کیطرف پڑھینگے تو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔" وغیرہ۔

ہمیں ہرگز امید نہیں کہ باوجود فرزانگی کے یہ مفسدانہ فتنہ زا اور دل آزار الفاظ ایڈیٹر اہلحدیث کے اپنے ہیں یا انکو ایماء سے لکھے گئے ہیں بلکہ اسے ہم کسی ثالث بالخیر کی خباثت باطنی پر حمل کرتے ہوئے جواباً اسقدر لکھتے ہیں کہ ۲ھ میں مدینہ منورہ میں آیت فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نازل ہوئی اور ۸ھ میں فتح مکہ ہوئی فتح مکہ سے پہلے قریباً ۶ سال تک (جبکہ بیت اللہ مشرکین کے قبضہ میں تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکیطرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے تو اب اگر مکہ نجدیوں کے قبضہ میں آجائے تو بھی ہمیں اسطرف منہ کرکے نماز پڑھنے میں کونسا امر مانع ہو سکتا ہے؟ البتہ ان الفاظ سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ انکا محرر یا ایڈیٹر اہلحدیث نجدیوں کو

مشرکین مکہ سے بھی خبیث تر سمجھتے ہیں کہ مکہ پر اُنکا قبضہ ہو جانے کی صورت میں دنیائے اسلام کے حنفی المذہب مسلمانوں کی نماز کے بارہ میں متردد ہیں۔ اچھا تو پھر خفیوں کے قبضہ کے متعلق ...

ہم جمعیۃ العلماء ہند سے دریافت کرتے ہیں کہ فرق اسلامیہ کو متحد بنانیوالی جماعت میں امرتسر پنجاب کی اِن شخصیتوں کو بھی شامل کرکے انکی دماغی قابلیت اور فرزانگی سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے یا نہیں ؟ ۔

آج ہم اس قضیہ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ آئندہ "یار زندہ صحبت باقی"۔ اور ناظرین رسالہ کی لطافت طبع و نصیحت پذیری کے لئے ذیل کی مطبوعہ نظم ہدیۂ پیش کرتے ہیں۔

نظم

نجد یا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منہ میں ترے۔ کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

علم شیطان کا ہو علم نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزم میلاد کنہیا کے جنم سے بد تر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال اُنکا بُرا
اُف جہنم کے گدھے۔ اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کریگا نہ اگر وقت نماز
ماری جائیگی ترے منہ پہ عبادت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں بدے
یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگے ہلت تیری

عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اُسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جسکے ہر فقرہ پہ ہے مُہر صداقت تیری

ترجمہ اُسکا ہوا "تقویۃ الایماں" نام
جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری

واقف غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھولدی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

"زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں"
یعنے ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہو اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
سر منڈے ہوگئے تو پاجامے گھٹنے ہو ٹخنے
ادعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا -
ان کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
لیکن اترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے

دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سر سے پا تک ہے یہی پوری شباہت تیری
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

میرے پیارے میرے اپنے میرے سُنّی بھائی
تجھ سے جو کہتا ہوں سن دل سے اور انصاف ہی کر
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
گالیاں دیں انہیں شیطان لعیں کے پیرو
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں ۔
جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اُنکے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
اُنکے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان ہی

آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
جنکے صدقہ میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
جنکے دل کو کرے بے چین اذیت تیری
اپنے آرام سے پیاری جنہیں راحت تیری
کس لئے ؟ اسلئے کٹ جائے مصیبت تیری
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
وہ قیامت میں کرینگے نہ رفاقت تیری
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
اسلئے عشق اُنکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلسنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

[illegible]

ہمارے علما و صفیا
اور
اخبار زمیندار کے محترم رہنما

[illegible]

حنفی علمائے اسلام و صوفیائے عظام کی توہین و تحقیر کرنے میں اخبار "زمیندار" نے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ سب و شتم کے کوئی الفاظ ایسے اب اُسکے ذخیرہ دماغ میں نہیں رہگئے جو لکھکر وہ ایک جدت طراز کہلاسکے۔ اور علمائے اسلام سے جہلاء کو بد اعتقاد کرنیکے لیے جو متعفن مواد وہ ملک میں پھیلا چکا ہے وہ صرف تک سلیم الطبع مسلمان اوس سے چھینکتے اور تنفر کرتے رہینگے۔

آج ہم اس راز کی حقیقت سے کسیقدر پردہ اُٹھاتے ہیں اور زمیندار کے "محترم رہنماؤں" کے اقوال کا خلاصہ بقید حوالہ اُنہی کے الفاظ میں "مشتے نمونہ از خروارے" درج کرتے ہیں جنہیں ہمارے باخدا علمائے اسلام نے اخبارات میں پڑھ سُنکر خلاف اسلام سمجھا۔ اور اپنے دروس و مواعظ و تحاریر میں مسلمانوں کو اُن اقوال بد سے بچانے کی کوشش کی جسکے عوض زمیندار نے ہمارے علما کو سب و شتم کیا۔ لیکن الحمد للہ کہ علمانے زمیندار کی گالی گلوچ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور سنکر اُسے گذر گیا جیسے کوئی چھاپڑی کے دو لتی چھوڑنے پر انسان بچکر گذر جاتے ہے اور وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا پر عامل رہے۔

اس تحریر کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت رہنما کون لوگ ہیں اور گمراہ کون؟ اور حق ہماری طرف ہے یا زمیندار کیطرف ع "تا سیاہ روے شود ہر کہ در وغش باشد"

آئندہ ہم یہ فیصلہ مسلمانوں پر چھوڑتے ہیں۔ اور "رہنمایان زمیندار" کے اقوال درج ذیل کرتے ہیں

۱ - (اخبار وکیل امرتسر ۱۳ نومبر ۱۹۲۳ء میں بحوالہ اخبار خلافت ۵ دسمبر ۱۹۲۳ء لکھا ہے۔ مولوی شوکت علیصاحب فرماتے ہیں:- میں نے اپنی ذات سے ارادہ کرلیا ہے کہ میں کسی ہندو بھائی سے نہیں لڑونگا چاہے وہ

میری .... میرے

قرآن شریف کو پھاڑ ڈالے۔ بیری مسجد کو شہید کر دے۔ یہ بیٹے بی اماں سے مشورہ کرنیکے بعد اور اونکی عین اجازت کے بعد ارادہ طے کر لیا ہے۔"

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ قول صحیح ہے تو کیا یہ صاحب زمیندار کے رہنماؤں میں ہیں؟ اگر ہیں تو جو ارادہ ان رہنما صاحب نے طے کر لیا ہے کیا زمیندار نے بھی وہ ارادہ طے کر لیا ہے؟ اگر نہیں تو انکو رہنما کہنے سے توبہ نامہ شائع کیجئے۔

۲۔ (اخبار زمیندار ۱۹ جولائی ۱۹۲۴ء۔ احمد آباد میں کانگرس کے بعد جو بیقاعدہ جلسہ ہوا اُس میں "مولانا محمد علی صاحب بحیثیت صدر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے پہلے اپنی ٹوپی اُتار کر مہاتما گاندھی کے قدموں پر ڈالدی پھر دوزانو ہو کر اُنکے قدموں پر سجدہ کیا۔ ... یہ واقعہ کوئی نیا واقعہ نہیں۔ مولانا محمد علی اور اونکے بڑے بھائی مولانا شوکت علی ہمیشہ مہاتما گاندھی کے پاؤں چوما کرتے ہیں"

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ صاحب بھی زمیندار کے رہنماؤں میں ہیں؟ اگر ہیں تو (جیسے آپنے درج کیا ہے) یہ مہاتما گاندھی کے پاؤں پر ٹوپی ڈالتے اور اونکو سجدہ کرتے ہیں کیا اپنے محترم رہنما کیطرح آپ بھی گاندھی کو سجدہ کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو ان کو رہنما کہنے سے توبہ نامہ شائع کیجئے۔

۳۔ (روزانہ پیسہ اخبار ۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے فرمایا۔ "میرا دھرم بھی سکھ دھرم ہے۔ اسلام اور سکھ دھرم میں کوئی فرق نہیں"۔ وغیرہ...

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ صاحب بھی زمیندار کے رہنما ہیں؟ اگر ہیں تو کیا آپکا دھرم بھی سکھ دھرم ہے؟ اور اسلام و سکھ دھرم میں آپکے نزدیک کوئی فرق نہیں؟ اور اگر یہ آپکے رہنما نہیں تو آپ انکو رہنما کہنے سے توبہ نامہ شائع کیجئے۔

۴۔ (اخبار وکیل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۳ء بحوالہ اخبار مشرق گورکھپور ۲۰ دسمبر ۱۹۲۳ء میں لکھا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا۔ "اے ہندو بھائیو دعا کرو اگر ہندوؤں کا مذہب سچا ہے تو ایشور پرماتما مجھے ہندو مارے۔ اور اے مسلمانو تم دعا کرو اگر مسلمانوں کا مذہب سچا ہے تو اللہ مجھے مسلمان مارے۔"

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ صاحب زمیندار کے اسیارہ میں بھی رہنما ہیں؟ اور کیا زمیندار کو بھی انکی طرح صداقتِ اسلام میں تردد ہے؟ اور اگر یہ آپکے رہنما نہیں تو انکو رہنما کہنے سے توبہ نامہ شائع کیجئے۔

۵۔ جناب بابو پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور کیطرف سے ایک اشتہار شائع ہوا جسمیں استفتا مع جواب چھپا ہے۔ استفتا ہے۔ "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد کے پیرو کافر ہیں یا نہیں گے..."

اسکے جواب میں سلسلہ میں مولوی ابوالکلام صاحب فرماتے ہیں۔ "جو شخص اُنہیں کافر کہتا ہے نہایت سخت خطا کا مرتکب ہے..... تمام مسلمانوں کو سمجھنا

کہ ایسے مفسدوں کی باتوں پر کان نہ دھریں۔......؟

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مولوی ابوالکلام صاحب بھی زمیندار کے رہنماؤں میں ہیں؟ اور کیا جناب زمیندار بھی ایسے حنفی علمائے اسلام کو (جو مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں) مفسد سمجھتا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو دربار کابل کی نسبت آپکا اور آپکے رہنما صاحب کا کیا فتویٰ ہے جہاں پہلے عبداللطیف وغیرہ کو اور حال میں مسمی نعمت اللہ خان کو مرزائی ہونے پر نہ فقط کافر کہا گیا بلکہ سنگسار کرادیا گیا!؟

اور اگر یہ صاحب آپ کے رہنما نہیں، نہ آپ حنفی علمائے اسلام کو مفسد سمجھتے ہیں تو ان کو رہنما کہنے سے توبہ نامہ شائع کیجئے + (اِذَا كَانَ الْغُرَابُ دَلِيلَ قَوْمٍ سَيَهْدِيهِمْ طَرِيقَ الْهَالِكِينَا) افسوس (دیکھو ملہ)

خود بدولت اخبار زمیندار

بہ تقریب یوم ولادت باسعادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مولٰنا مولوی صوفی محمد عبداللہ صاحب (لائبریرین ہائیکورٹ لاہور) اور دیگر حنفی المذہب بزرگوارانِ محلہ کے حسب خواہش شیرانوالہ دروازہ لاہور میں "حزب الاحناف" کیطرف سے وعظ کا انتظام کیا گیا۔ پہلے حضرت مولٰنا و مقتدٰنا جناب مفتی عبدالقادر صاحب نے حاضرین کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا۔ آپ کے بعد حضرت مولٰنا و مقتدٰنا سید محمد دیدار علیشاہ صاحب نے ذکر ولادت باسعادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور ذکر معجزات حضرت سرور کائنات و دیگر کمالات نبوت کے ساتھ آپکے متعلق مسئلہ علم غیب پر بھی روشنی ڈالکر ہزاروں خلق خدا صادق الاعتقاد مسلمانوں کو محظوظ فرمایا لیکن زمیندار میں اس مجلس کو فتنہ جو اس میں بیان کیا گیا اسے شرارت النفس اور وعظ کہلانیوالوں کو غنڈے لکھا گیا۔

ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ (جو کچھ مجلس میں ہوا وہ زمیندار کے اعتقاد میں ناجائز بھی تھا تاہم اسے ہزاروں صادق الاعتقاد حنفی مسلمانوں کے مذہبی احساسات کا کچھ تو لحاظ چاہئے تھا

زمیندار کی چیخ پکار ہفتہ یہی رہتی ہے کہ مسجد وزیر خان سے حضرت مولٰنا محمد دیدار علیشاہ صاحب خطیب کو نکالدیا جاوے کیونکہ وہ مذکورۃ الصدر "زمیندار کے محترم رہنماؤں" کے اقوال و افعال سے پرہیز کرنیکے لئے لوگونکو وعظ سناتے ہیں۔ مگر مسلمان جو ان رہنما صاحبان کے اقوال سن چکے ہیں

ملہ کو، جس قوم کا رہنما ہو تو اسے مردار کیطرف ہی رہنمائی کریگا ۱۲

اخیر وہ خاطر ہوں۔ کیونکہ اس سے پہلے لوگ بتوں کی شان میں کہتے ہیں

ان کو اپنے کانوں سے لگا کر ... اَلنَّاسُ ... یَحْکُمُوْنَ (١١)

داخل ہو جاتے ... کہتے ہیں

یہ (اگر یہ کہا جائے تو غلط ہیں) زمیندار صاحب تو مولانا کو صرف سمجھتے ہیں

حضرت قبلہ حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری جو عرفیت کے خلفائے عظام
میں سے جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری بھی ہیں جو نعت گوئی
کا ... آپ کچھ قلم اخبار نویسی کر گئے ہیں ... لفظ
... بیان نہیں البتہ یہ بتانا نامناسب نہیں کہ ... اخبار زمیندار نے ان کی شان میں
بعض اشعار کو انہوں نے خلاف شریعت بتایا تو اخبار زمیندار نے ... علماء و اصفیاء کی نسبت زمیندار
تو گدھی کمہار کی تجھے رام سے کیا کام؟
جو زہر اگلتا رہتا ہے وہ تو اس کے پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن جس ذات
قدسی صفات کے مولانا غلام احمد صاحب برگزیدہ خادم ہیں انکے دربار میں زمیندار کا
ایک نمبر جائے تو آپ علاوہ نقدی کے بہت سے عطیات سے اسپر کرم فرمائیں۔ آپکا فرزند
ارجمند زمیندار کے گھر آکر ایک سو ایک روپیہ دے گیا۔ اور ہزاروں روپیہ آپکے مریدین دیتے ہیں
لیکن زمیندار صاحب آپکے عزیز روحانی فرزند کے ساتھ شرعی معاملہ میں اس بد تہذیبی سے
پیش آئے۔ العجب! فالعجب!! - بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ط

شریف حسین کیطرف سے کوئی مسلمان خوش نہیں ہو سکتا بشرطیکہ جو الزام اسکیطرف منسوب کیے جاتے
ہیں وہ درست ہوں۔ ہم کیا کسی مسلمان کو اس سے ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ابن سعود نجدی بھی کیونکر
غازی بن گیا جو کہ علانیہ یورپ کے نہایت نازک وقت میں ترکوں سے غداری کر چکا ہے۔ زمیندار
براہ مہربانی لفظ غازی کے لغوی اور اصطلاحی معانی اور لفظ غازی کی تعریف پر روشنی
ڈالے تو شاید ہم بھی اس سے مستفید ہوں۔ نیز بتائے کہ امن خواہ مسلمانوں کو جو شخص بیگناہ
قتل کرے یا کرائے اوسکا کیا حکم ہے؟ اور ابن سعود نجدی کی افواج قاتلین مسلمانان طائف
اور اس آیت شریف کے مصداق میں کیا فرق ہے؟ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ؟

الامن والعلا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلا
والوبا کہنا۔ آیات واحادیث سے ثابت کیا ہے ۳ر
تحقیقات قادریہ" یہ رسالہ فرقہ گاندہویہ کیلیے برہنہ
تلوار اور اونکے مکائد کا مع ثبوت مفصل اظہار ۳ر
ذوالفقار" مجموعہ اشتہارات در رد گاندہویت۔ ۴ر
النجم الموتمنہ فی آیۃ الممتحنہ" حالات دائرہ و
ترک موالات پر صحیح و شرعی احکام ۶ر
مقال عرفا باعزاز شرع وعلما" اس امر کا بین ثبوت
کہ شریعت اصل ہے اور طریقت اسکی فرع۔ ۴ر
عطایا القدیر" تصویر کے متعلق شرعی احکام ۳ر
دوام العیش فی الائمۃ من قریش" اسکا روشن
ثبوت کہ خلافت شرعیہ ہمیشہ قریش کیلیے ہے جس پر
پچاس احادیث کریمہ اور بانوے ائمہ و علماء اعلام
کے روشن کلام۔ ۶ر
نفی الفئ عمن بنورہ انار کل شئ" اس امر کا کافی ثبوت
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ ۱ر
الملفوظ" مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہ کے ملفوظات
عجیب وغریب فوائد کا گنجینہ ہے۔ ۹ر
الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ" دربارہ علم
غیب نہایت نفیس اور مبسوط رسالہ مصنفہ
استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب
سیف الجبار رد وہابیہ اسماعیلیہ میں نہایت نفیس ہے
مصنفہ مولانا فضل الرسول صاحب رحمۃ۔ ۱۲ر

تاریخ وہابیہ نجدیہ" مصنفہ حاجی لعل خاں صاحب مرحوم ۶ر
الاستعانۃ" اولیاء کرام سے مدد طلب کرنیکا ثبوت ہے
مصنفہ حضرت علامہ ابو محمد مولانا محمد دیدار علی صاحب
صاحب علم و فضل خطیب مسجد وزیر خاں مرحوم ۳ر
فضائل الشعبان" رمضان و شعبان کی فضیلت علامہ ممدوح ۴ر
سلوک قادریہ۔ فتوح الغیب کے چند مقالوں کا ترجمہ منظوم
از علامہ ممدوح۔ ۲ر
جواہر البیان" سوانح عمری حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ
نصرۃ الواعظین مکمل ہر سہ حصہ۔ وعظ کہنے
والی کتاب۔ ۱۲ر
بہار شریعت" چھ حصہ مکمل۔ عقائد طہارت
نماز روزہ حج و زکوٰۃ کے مفصل مسائل ہیں ۱۲ر
اسوہ حسنہ۔ روزمرہ کے مسائل ۵ر
معیار عقائد قادیانی" الہام و وحی میں فرق
بتایا گیا ہے اور یہ کہ وحی خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسدود ہے
کسی امتی کو دعوی وحی کافر بنا دیتا ہے۔ ۳ر
بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی"
مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا محمود نے اپنے باپ
کی رسالت کے ثبوت میں جو دلائل لکھے ہیں انکا رد ۶ر
کاشف مغالطہ قادیانی" ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت
شاہ نعمت اللہ صاحب ولی کی پیشگوئیاں جو امام مہدی
علیہ الرحمۃ کی نسبت ہیں مرزا کی نسبت نہیں ہوسکتیں

…برج کشمیر۔ اس کتاب میں تبت والی انجیل سے
…ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر بلدہ قدس ملک
…شام میں ہے اور لکھا ہے کہ یہ قبر شاہزادہ یوز
…آسف کی ہے اور تاریخ سے ثابت کیا ہے کہ مرزا
…صاحب غلط کہتے ہیں۔ ۳ر

مجدد وقت کون ہو سکتا ہے۔ اس کتاب میں
مجدد کی بحث ہے اور مرزا صاحب کی اپنی ہی کتابوں
اور الہاموں سے ثابت کیا ہے کہ وہ مجدد ہرگز نہ تھے۔ ۳ر

مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی۔ بابو
پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور اور
مولوی غلام رسول مرزائی کا مناظرہ۔ جسمیں مرزائی
مناظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امکان
نبوت ثابت نہ کر سکا نہ بابو صاحب کے اعتراضات کا
جواب دیسکا۔ ۸ر

کرشن قادیانی۔ اس کتاب میں کرشن کی تحریروں
سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا جی اگر اپنے الہام کے مطابق
کرشن تھے تو مسلمان نہ تھے۔ قیمت ۳ر

تردید معیار صداقت قادیانی۔ اس کتاب
میں آیۃ ولو تقول علینا بعض الاقاویل اور
فقد لبثت فیکم عمرا۔ کا جواب ہے جو مرید اور
مرزا صاحب اونکی صداقت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ ۲ر

فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ مؤلفہ حضرت مولنا
خواجہ محمد علی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء
و خلیفہ اعظم شاہ فضل الرحمان علیہ الرحمۃ ۹ع

مسیح کاذب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
تذکرہ یونس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر
آئینہ کمالات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر
الاستدلال الصحیح فی اثبات حیات المسیح ۸ع
صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷ ۔ ۔ ۔ ۴ر
" " نمبر ۱۳، ۱۴ ۔ ۔ ۔ ۲ر
" " نمبر ۱۵ ۔ ۔ ۔ ۲ر
" " نمبر ۱۶ ۔ ۔ ۔ ۳ر
انوار ایمانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
جواب حقانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر

الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ۔ علامہ زینی دحلان مفتی مکہ معظمہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ۵ر
حجۃ اللہ البالغہ یعنے سیف چشتیائی۔ مؤلفہ علامۂ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید
مہر علیشاہ صاحب دام اللہ فیوضہم۔ یہی وہ کتاب ہے جسکا جواب لکھنے سے مرزا جی عاجز رہے اور چل بسے بینظیر کتاب ہے ۸ع
افادۃ الافہام مؤلفہ حضرت مولنا حاجی انوار اللہ خان صاحب صدر الصدور حیدر آباد دکن تردید مرزائیت میں بس مفید ہے صر

ملنے کا پتہ :۔ دفتر حزب الاحناف لاہور

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

برادران اسلام ! آج جبکہ کفر و شرک الحاد و زندقہ کی آندھیاں چل رہی ہیں ایمان کا سلامت رکھنا اور اسلام کا بچاؤ بڑی مردانگی ہے۔ جن لوگوں کو **"محترم رہنما"** کہا جاتا ہے انکے اقوال و افعال کا نمونہ سابقہ صفحات پر آپنے ملاحظہ کرلیا ہے جس سے ان **محترم رہنماؤں** کی مذہبی معلومات کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں جب رہنماؤں کا یہ حال ہے "تا بماؤ شما چہ رسد" انکے پیچھے لگکر چلنے والوں کا کیا حال ہوگا عوام کو اپنے **"محترم رہنماؤں"** کی سیاست دانی پر بڑا بھروسہ تھا مگر اس راہ میں انہوں نے "لٹیا ہی ڈبو دی"۔ پہلے گاندھی جی کی پکار **عدم تعاون** پر لبیک کہکر اسطرح ترک موالات کی کہ اپنے ڈھب کے پانچسو مولویوں کا فتویٰ شائع کرایا اور ہزاروں برسرروزگار غریب مسلمانوں سے اس فتویٰ کے ماتحت ملازمتیں چھوڑا کر در بدر اور خاک بسر کرلایا پھر انہیں ملازمتیں نہ ملیں۔ **کالجوں اور سکولوں** میں پہنچکر طلبار کو بہکایا انسے تعلیم چھوڑائی اور جو چھوڑ بیٹھے پھر تعلیم پر انکا دل نہ لگا۔ اسلامیہ کالج لاہور اور **محمدن کالج علیگڈھ** توڑنے کیلئے بار ہا حملے کئے مگر لاہور میں میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیم بالقابہ و نواب ذوالفقار علیخان بالقابہ۔ اور علیگڈھ میں مولوی سہروردی صاحبان کے بازؤں میں خدا نے وہ طاقت دی کہ ان **"محترم رہنماؤں"** کی ایک نہ چلی۔ بہت سے وکالت پیشہ انکے کہنے میں پھنسے تو تھے مگر جلد ہی سنبھل گئے **ہجرت! ہجرت!!** پکار کر ان نادانوں نے ہندوستان کو اسلام سے خالی کرانیکی ٹھان لی تھی مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا۔ یہ سب چالیں پرستاران گاندھی ہندوؤں کے ایما اور اہتمام میں کر رہے تھے۔ جو ہندوان کو نصاریٰ سے خلافت اور مقامات مقدسہ اور جزیرۃ العرب آزاد کرادینے کے وعدے دیتے تھے ان نادانوں نے نہ سمجھا کہ خود تو ہندوؤں نے (اخبار زمیندار والے بازار کی) ایک مسجد میں پاخانے بنا رکھے ہیں تو پھر حکومتوں کے مقابلہ میں انکو ہم سے کیا ہمدردی ہوسکتی ہے۔ غرض حلال جانوروں کا گوشت بت پرستوں کی خاطر حرام کرنیکی ٹھان لی سنت سری کال اور بندہ ماترم بجا مگر بقول کجلو مٹا ہندوؤں نے کچھ بھی قدر کی **الغرض "محترم رہنما"** مذہبی اور سیاسی دونوں امتحانوں میں فیل ہو کر پلٹے **علماء کے فتوؤں میں اب اصلاح کرانی چاہتے ہیں**۔ ع "تفو بر تو اے فلک ناداں تفو"۔ مزید براں جن علماء نے غلطی پر انکو متنبہ کیا انکو خفیہ پولیس کے ملازم بتایا گیا خود ہم لوگونکو باوجود ہزاروں روپیہ چندہ تحریک میں دیدو دلا چکنے کے "سرکاری آدمی" کہا گیا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان خرابیونکو رفع کر کے قوم کو ایک مرکز پر لایا جائے! اور خالص حنفی علماء مہیا کر کے اسلامی تعلیم کا عام انتظام کیا جائے مگر گلابی یا عنابی وہابیوں سے یہ کام نہ چلیگا۔ اس تحریک کی خاطر حنفیوں کے خاص **قومی روزانہ اخبار** کی ضرورت بتائی گئی ہے جسکے ایکہزار خریدار ہو جانے پر اطمینان کیا جاتا ہے مگر ہمارے نزدیک اس ایکہزار کا بوجھ نہ ہوگا۔ اس خدمت کیلئے ہم اسوقت لبیک کہینگے جب پانچہزار خریدار درج رجسٹر ہو جائینگے۔ ناظم خزینہ